مجله تحريك طالبان پاكستان

12

رجب المرجب ۱۴۴۴ ه ق بمطابق فروري ۲۰۲۳ ء



- مولانا عبد العزیز غازی حفظہ اللہ سے ملاقات
- رکن رہبری شوریٰ عمر خراسانی حفظہ اللہ کا خصوصی انٹرویو
- ریاست کیخلاف جہاد سے متعلق فتویٰ، سوالات تو مقتضائے حال کے موافق ہوں!
- فاسق لوگ، اعلیٰ عہدے

UMAR MEDIA

http://t.me/TTPmagazine
http://www.umarmedia.me

@umarmedia

فہرست مضامین

جامعہ حفصہ کے آنسو اب بھی بہہ رہے ہیں

تحریک طالبان پاکستان گزشتہ ہفتے جامعہ حفصہ میں ہونے والی سفاکیت کی مذمت کرتی ہے اور ان علمائے کرام کو مخاطب کرتی ہے جو پاکستان کو اسلامی ریاست اور ان پر قابض ظالم اور جابر لوگوں کو امیر المؤمنین سمجھتے ہیں کہ رات کے اس پہر خواتین کے کمروں میں گھسنا اور انہیں نکال کر تعمیرات کو مسمار کرنا کونسی اسلامی ریاست میں جائز ہے؟۔

اسلام تو امن کا دین ہے، مساجد و مدارس کو تعمیر کرنے کا حکم دیتا ہے، جبکہ پاکستان میں آئے روز مساجد و مدارس گرائے جاتے ہیں۔ کیا آپ نے کسی ہندو کو مندر گراتے ہوئے، عیسائیوں کو چرچ گراتے ہوئے یا یہودیوں کو اپنی عبادت گاہیں گراتے ہوئے سنا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ مثال آپ کو پاکستانی غلام اور اجرتی قاتل فوج حکمرانوں کے علاوہ کہیں نہیں ملے گی۔

آج کل پاکستان اقتصادی طور پر تقریباً دیوالیہ ہو چکا ہے، اللہ کے در کو چھوڑ کر آئی ایم ایف کے آگے جھولی پھیلائی ہوئی ہے اور حسب معمول وہ مطالبے رکھتے ہیں جو آہستہ آہستہ پورے کیے جا رہے ہیں۔ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کو اسلام آباد سے ہٹانے کا غیر ملکی ایجنڈا بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس پر کئی دفعہ کوشش کی گئی ہے لیکن الحمد للہ جامعہ حفصہ کی طالبات نے بھرپور دفاع کرتے ہوئے ان ظالموں کے خواب کو چکنا چور کیا ہے۔

وطن عزیز کے تمام طلباء، علماء، مذہبی طبقات و دیگر مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ان حالات میں لال مسجد و جامعہ حفصہ کا دفاع کریں اور ہر حملہ آور کیخلاف مسلح ہو کر لڑیں جیسا کہ وہ بھی مسلح ہے۔ تحریک طالبان پاکستان کی ہمدردیاں لال مسجد کے ساتھ ہیں اور رہیں گی۔ ان شاء اللہ العزیز۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ، وعلی آلہ وصحبہ ومن والاہ، اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یٰاَیّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (سورۃ التوبۃ: ۱۱۹)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ! ہمارا تعلق اہل سنت والجماعۃ سے ہے، ہم علماء اور رجالِ دین کی قدر دل و جان سے کرتے ہیں، چہ جائے کہ ان کی توہین و تحقیر کریں، حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (زِیدَ مَجدُہ) تو موجودہ دور میں چوٹی کے عالم ہیں، ان کا علمی مقام اپنی جگہ مسلم ہے مگر مفتی صاحب نے جو بیانیہ ہمارے حوالے سے دیا ہے ہم اس کی وضاحت اس لیے ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر ادب و احترام کی وجہ سے ہم خاموش رہیں تو کہیں ہم مسلمانوں کی لاتعداد قربانیوں کے ساتھ خیانت کرنے والوں میں شمار نہ ہوجائیں۔

مفتی صاحب نے جو یہ بات کہی ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے، اس کے خلاف مسلح جنگ کھلی بغاوت ہے۔

اس بارے میں عرض ہے کہ موجودہ جنگ کی ابتداء ہم نے نہیں کی ہے، بلکہ ہم نے تو امارت اسلامی افغانستان کے خلاف حملہ آور امریکا اور اس کے اتحادیوں کے خلاف اپنے مقدس جہاد کی ابتداء کی تھی، مگر پاکستان کی حکومت اور افواج نے اپنے مغربی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے اور ان سے ڈالر بٹورنے کے لئے ہماری آزاد سرزمین پر ہمارے یہاں پناہ گزین مہاجرین کے خلاف اپریشنز شروع کئے، جس کے ردعمل میں ہمارے استفتاء کے بغیر پاکستان کے مؤقر دینی اداروں کے ساتھ تعلق رکھنے والے پانچ سو سے زائد جید و ممتاز علمائے کرام نے افواجِ پاکستان کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا، جو بعد میں "وانا اپریشن سے متعلق علماء کا متفقہ فتویٰ" کے نام سے بار بار شائع ہوا، چنانچہ ہم نے اس فتوے اور اس جیسے دیگر اکابر کے فتاویٰ جات کی روشنی میں اپنے جہاد کا رُخ پاکستان کی طرف بھی موڑ لیا۔

تو جب پہل ہماری طرف سے نہیں تو ہمیں کیوں موردِ الزام ٹھہرایا جا رہا ہے؟!

اور ساتھ میں یہ بات بھی ہے کہ بغاوت تو امام برحق یا امام عادل کے خلاف ناحق قیام کی صورت میں ہوتی ہے، جیسا کہ البنایۃ شرح الہدایۃ میں بَابُ البُغَاۃ کے تحت ہے: فَاَھلُ الْبَغْیِ ھمُ الْخَارِجُوْنَ عَلَی اِمَامِ الْحَقِّ بِغَیْرِ حَقٍّ۔

جبکہ ہمارے نزدیک پاکستان کے حکمرانوں کو امام عادل کی حیثیت دینا قطعاً درست نہیں، کیونکہ انہوں نے عالم اسلام اور کفر کے درمیان جاری جنگ میں دہشت گردی کے نام پر عالمی دہشت گردوں (امریکا و نیٹو) کا ساتھ دیا، افغان ملت اور عراقی عوام کے خلاف امریکی بربریت کا ساتھ دیا، امیر المؤمنین ملا اختر منصور رحمہ اللہ کو امریکی مفادات کے لیے شہید کروایا، سفارتی اور اسلامی اصولوں کو پامال کرتے ہوئے طالبان سفیر ملا عبد السلام ضعیف صاحب کو بڑی بے عزتی کے ساتھ امریکا کے حوالہ کیا، امریکی خوشنودی کے لیے سابق طالبان وزیرِ دفاع مولانا عُبید اللہ اخند صاحب کو گرفتار کر کے شہید کیا، ہردلعزیز شخصیت افغان جہادی رہنما استاذ یاسر صاحب کو گرفتار کر کے سالہا سال سے لاپتہ کیا، افغان طالبان کے خلاف امریکا کو فضائی، زمینی اور بحری راستے اور اڈے دیئے، انہیں لاجسٹک سپورٹ مہیا کی، پاکستان کی سرزمین سے افغان مسلمانوں پر ۵۷ ہزار حملوں کی سہولت کاری کی، جس کے نتیجے میں اُس وقت کی واحد اسلامی حکومت سقوط سے دوچار ہوئی اور لاکھوں مسلمان شہید ہوئے، چھ سو سے زائد عرب مجاہدین و مہاجرین کو ڈالروں کے بدلے امریکہ کے سپرد کیا، قوم کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکا کے ہاتھ فروخت کیا، دونوں اطراف سے مجاہدین کا راستہ روکنے کے لیے امریکہ کے کہنے پر اپنی مشرقی سرحد سے مغربی سرحد پر ڈیڑھ لاکھ فوج کو لاکھڑا کیا، امریکی حکم پر اپنے مسلمان عوام کے خلاف المیزان اپریشن سے لیکر ردالفساد تک بیشمار اپریشن کیے، پاکستان کی ظالمانہ پالیسیوں کی مخالفت کرنے والے جامعہ فریدیہ کے مہتمم و خطیبِ لال مسجد مولانا عبد اللہ صاحب، مفتی نظام الدین

شامزئی صاحب، شہید اسلام مولانا یوسف لدھیانوی صاحب، شیخ ولی اللہ کابلگرامی صاحب، غازی عبد الرشید صاحب، شیخ نصیب خان صاحب، مولانا سمیع الحق صاحب اور ڈاکٹر عادل خان صاحب رحمھم اللہ جیسے دسیوں علمائے حق کو شہید کروایا، اپنی قوم کی باحیاء طالباتِ جامعہ حفصہ کو فاسفورس بموں سے بھون ڈالا، قبائل میں سینکڑوں مدارس و مساجد کو مسمار کیا، لاکھوں قبائلی مسلمانوں کو اپنے گھروں سے بے گھر کر کے آئی ڈی پیز بننے پر مجبور کیا، حدود آرڈیننس جیسے دیگر قوانین کو منسوخ کر کے ان کی جگہ ایسے قوانین کا اجراء کیا جن سے وطنِ عزیز میں فحاشی و عریانی کو فروغ ملا، چنانچہ ٹرانس جینڈر بل، میرا تھن ریس اور زنا بالرضا کی حوصلہ افزائی جیسے امور اس کی واضح مثالیں ہیں۔

ہم کس طرح پاکستان کے حکمرانوں پر امامِ عادل کا اطلاق درست مان سکتے ہیں؟! ان پر تو مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ کا فتویٰ پوری طرح منطبق ہوتا ہوا نظر آتا ہے، جو کفایت المفتی جلد: ۱، صفحہ ۱۳۹ میں درجِ ذیل الفاظ کے ساتھ مذکور ہے:

واولی الامر منکم سے علماء یا حکام مسلمین مراد ہیں، یعنی ایسے حکام جو مسلمان ہوں اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق احکام جاری کریں۔ ایسے مسلمان حاکم جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے خلاف حکم جاری کریں **من لم یحکم بما انزل اللّٰہ فاولئک ھم الکافرون** میں داخل ہیں، اور خدا اور رسول کے خلاف حکم جاری کرنے والوں کو قرآن پاک میں طاغوت فرمایا گیا ہے۔ اور طاغوت کی اطاعت حرام ہے۔ پس جو شخص ایسے حکام کو جو الٰہی شریعت اور آسمانی قانون کے خلاف حکم کرتے ہیں اولی الامر منکم میں داخل قرار دے وہ قرآن پاک کی نصوصِ صریحہ کی مخالفت کرتا ہے، انگریزی قانون کے ماتحت خلافِ شرع حکم کرنے والے خواہ غیر مسلم ہوں خواہ نام کے مسلمان ہوں طاغوت ہیں، اولی الامر میں کسی طرح داخل نہیں ہو سکتے۔

رہی یہ بات کہ ریاستِ پاکستان اسلامی ہے تو اگر ریاست سے مراد ملک و وطن ہو تو یہ بات تو یقینی ہے کہ پاکستان مسلمانوں کا ملک اور وطن ہے اور اگر ریاست سے مراد حکومت ہو تو نہ حکومت اسلامی ہے اور نہ ہی خود مختار ہے، بلکہ حکومتِ پاکستان غیر شرعی، ظالم اور امریکا و مغربی طاقتوں کی کٹھ پتلی اور غلام ہے، پاکستان کی فوج برطانیہ کی تیار کردہ فوج کا تسلسل ہے جو ہمیشہ مسلمانوں اور اسلامی اَقدار کے خلاف کرائے کی فوج کے طور پر استعمال ہوئی ہے، اس حوالے سے پاکستانی فوج کی ایک طویل سیاہ اور شرمناک تاریخ ہے، جس کے بیان کا فی الحال موقع نہیں۔ کسی حکومت کے اسلامی ہونے کے لئے مفتی اعظم مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ احسن الفتاوی جلد ۶ صفحہ ۲۱ میں فرماتے ہیں کہ جب تک کوئی حکومت اسلامی احکام کو نافذ نہ کرے اُس وقت تک وہ اسلامی حکومت نہیں۔

فتاوی بینات جلد: ۲، صفحہ: ۲۹۱ میں محدث العصر استاذ الاساتذہ محمد یوسف بنوری صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اولی الامر کی اطاعت اور توقیر و تعظیم کا حکم دیا ہے اُن سے مراد وہی امراء ہیں جو حدود اللہ قائم کرتے ہیں، امر بالمعروف نہی عن المنکر کرتے ہیں، خود عالم دین ہیں یا کم از کم تعلیمِ دین اور اقامتِ شرعیہ کا فریضہ ادا کرنے پر قائم ہیں، ان کی اطاعت شریعت و دین کا جُز ہے، اگر کوئی امیر یا حاکم وقت خلافِ شریعت حکم دے تو خود اس کی شرعی حیثیت ختم ہو جاتی ہے، تو اس کی اطاعت تو کیا بلکہ مخالفت کرنی ہو گی۔

مفتی نظام الدین شامزئی صاحب اپنے فتوے میں لکھتے ہیں:

اسلامی ممالک کے جتنے حکمران اس صلیبی جنگ میں امریکہ کا ساتھ دے رہے ہیں اور اپنی زمین، وسائل اور معلومات ان کو فراہم کر رہے ہیں وہ مسلمان پر حکمرانی کے حق سے محروم ہو چکے ہیں، تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ ان حکمرانوں کو اقتدار سے محروم کریں، چاہے اس کے لیے جو بھی طریقہ استعال کیا جائے۔ اسی طرح مفتی نظام الدین شامزئی صاحب اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں:

اور یہ جو منافق ہم پر مسلط ہیں سب سے پہلے ان کے خلاف اٹھ کر مسلح جہاد کرنا ہو گا، میں قلم کا جہاد نہیں کہہ رہا ہوں، میں زبان کا جہاد نہیں کہہ رہا ہوں، بہت کر چکے ہم، بہت کر چکے قلم کا جہاد، بہت کر چکے زبان کا جہاد، اب اِن کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں، اگر مسلمان نوجوانوں میں قوت ہے تو اٹھ کر ان کا گلہ دبا دیں، یہ سروں کی فصل پک چکی ہے، اور یہ گرنے کے لیے تیار ہے۔

طالبان باغی نہیں، بلکہ کھلے باغی تو پاکستانی سیکیورٹی ادارے ہیں کہ

وہ شریعت کے مقابلے میں مجاہدین کے خلاف برسرِ پیکار ہیں، مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد: ۷، صفحہ: ۵۳۵ میں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

طالبان محض اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے لڑ رہے ہیں، اس لیے وہ ان شاء اللہ حق پر ہیں، اور باقی لوگ ان کے مقابلے میں باغیوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ ہم نے آپ حضرات کو یہ بات نہیں کی تھی کہ ہم آئندہ ہتھیار نہیں اٹھائیں گے، ہم اس بات کی مکمل تردید کرتے ہیں، ہم نے یہ بات نہیں کی۔

الحمد للہ! جہادِ پاکستان ہم نے شرعی دلائل کی روشنی میں شروع کیا تھا، پانچ سو سے زائد جید علماء کرام کے فتویٰ سے یہ مقدس جہاد شروع ہوا تھا، جس میں ہزاروں جوان شہید ہوئے، اور ہزاروں جوانوں نے قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں، اور ہزاروں لاپتہ ہیں، اور ہزاروں جوان آج بھی میدانِ جہاد میں مصروفِ عمل ہیں، روزانہ کی بنیاد پر پاکستان کی اسلام دشمن فوج کو ٹھکانے لگا رہے ہیں اور خود بھی اپنا مبارک لہو بہا کر ان سے اپنی پاک جہادی اور اسلامی سرزمین آزاد کرانے میں مصروفِ عمل ہیں۔

الحمد للہ! ہمارا مقدس جہاد امید کے ایک معیاری پڑاؤ میں داخل ہو چکا ہے، ایک محاذ پر جہادی عمل کے ذریعے شیطانِ اکبر اور اس کے اتحادیوں کو تاریخی شکست دی جا چکی ہے، جبکہ دوسرے محاذ پر بھی ہم منظم ہو چکے ہیں، اور بڑی متعدی کے ساتھ ہم نے اس پر کام شروع کر رکھا ہے، جس سے ہم پُر امید ہیں، اللہ سبحانہ و تعالی کی ذات اقدس سے ہمیں قوی امید ہے کہ ہمیں پاک سرزمین پر فتح سے نوازیں گے جیسے افغان سرزمین پر ہمیں نوازا، جہاد ایک مُعجِز فریضہ ہے، اس کے نتیجہ میں اُس چیز کو وجود ملتا ہے جو بظاہر ناممکن ہو۔ تیسری بات یہ کہ مفتی تقی عثمانی صاحب کے بیان سے عوام الناس کو یہ اشتباہ ہوتا ہے کہ گویا تحریک طالبان پاکستان گناہوں کی وجہ سے افواجِ پاکستان کی تکفیر کرتی ہے، حالانکہ حقیقت ایسی نہیں، دیگر مسائل کی طرح تکفیر کے موضوع میں بھی تحریک طالبان پاکستان کا مسلک اہل سنت والجماعۃ کا ہے کہ گناہوں پر ہم کسی کی تکفیر نہیں کرتے۔

مفتی صاحب کے بیان میں جو یہ کہا گیا ہے کہ آپ نے بچوں، عورتوں اور علماء تک کو نہیں بخشا۔ اس بیان پر ہمیں انتہائی افسوس ہے، شاید مفتی صاحب کو حقائق کا علم نہیں، ہم نے تو بچوں، عورتوں اور علماء کو شہید نہیں کیا۔ لگتا ایسا ہے کہ مفتی صاحب کے سامنے دشمن نے بعض واقعات کو اس رنگ میں پیش کیا ہے کہ گویا وہ تحریک طالبان پاکستان کے کام ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ بچوں، عورتوں اور علماء کے قاتل یا تو براہ راست پاکستانی سیکیورٹی ادارے ہیں یا پاکستانی اداروں کے زرخرید لوگ ہیں۔ ہم نے تو اِن مظلوموں کی جان، مال اور عزت وآبرو کی حفاظت کی خاطر نہ صرف یہ کہ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے بلکہ ایسی قربانیاں دیں جن کی نظیر ماضیٔ قریب میں کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر تحریک کی طرف منسوب کسی شخص نے ناجائز قتل کئے ہوں تو یہ اس کا ذاتی فعل ہے، تحریک طالبان پاکستان اس سے پہلے بھی براءت کا اعلان کر چکی ہے اور اب بھی کرتی ہے، تحریک کے اہداف تحریک کے لوائح میں واضح و متعین ہیں، اگر شرعی عدالت میں اس کا یہ جرم ثابت ہو جائے تو ہم اسے شریعت کے مطابق سزا دینے سے بالکل نہیں ہچکچائیں گے، ان شاء اللہ۔

مفتی صاحب کی یہ بات کہ علماء نے روس وامریکہ کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تھا، لیکن آپ نے اسے مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا۔

اس بارے میں عرضِ خدمت ہے کہ جب افغانستان پر پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کے تعاون سے امریکہ و نیٹو نے حملہ کیا اور اس کے نتیجے میں آزاد قبائل کی طرف افغان مجاہدین وغیرہ ہجرت پر مجبور ہوئے اور پاکستانی عوام بالخصوص آزاد قبائل نے انہیں پناہ دی تو افواجِ پاکستان نے امریکی حکم پر مہمان مجاہدین اور قبائلی عوام کے خلاف ظالمانہ اپریشنوں کا سلسلہ شروع کیا، ان اپریشنوں کے خلاف اُس وقت ملک کے جید و ممتاز ۵۰۰ سے زائد علماء کرام نے ایک فتویٰ جاری کیا تھا، جس میں علماء کرام نے افواجِ پاکستان کے اپریشنوں کو ناجائز و حرام کہا تھا، افواجِ پاکستان کو قطاع الطریق اور ڈاکو کہا تھا، ان کے مارے جانے کی صورت میں انہیں مردار کہا تھا، ان کی نمازِ جنازہ کے بارے میں قطاع الطریق و رہزنوں والے احکامات جاری کیے تھے، جبکہ بالمقابل قبائلی مجاہدین و عوام کے اقدام کی تائید کی تھی، مارے جانے کی صورت میں انہیں شہید کہا تھا۔ ہم اُس فتویٰ کی بات کرتے ہیں جو "وانا اپریشن سے متعلق علماء کرام کا متفقہ فتویٰ" کے نام سے مشہور ہے۔

آخر میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ جن علماء کو ہمارے جہاد میں شکوک وشبہات ہوں اور دلائل کی روشنی میں ہمارے ساتھ افہام وتفہیم کے لیے مکالمہ کرنا چاہیں تو ثالث کے وجود میں ہم ہر وقت اس کے لیے تیار ہیں۔

وصلی اللّٰہ علی خیر خلقہ محمد وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین

مولانا عبد العزیز غازی حفظہ اللہ سے ملاقات

عبد اللہ اسلام آبادی

کچھ عرصہ قبل خطیب لال مسجد مولانا عبد العزیز غازی صاحب دامت برکاتھم العالیہ کی زیارت نصیب ہوئی اور گفتگو کا موقع ملا، جو بہت عرصے سے میری دلی خواہش تھی اور بالآخر اللہ رب العزت نے پوری فرمادی۔ میں جب سوشل میڈیا پر دیکھتا تھا کہ جامعہ حفصہ و لال مسجد کا کچھ مسئلہ بنتا ہے تو بچیاں ہی خاردار تاریں اٹھاتی ہیں، سڑکوں پر نکلتی ہیں اور پہرے دیتی ہیں۔ مجھے تشویش ہوتی تھی اور سوچتا تھا کہ غازی صاحب کے پاس ہی مَردوں کا مدرسہ جامعہ فریدیہ بھی موجود ہے، ساتھ جامعہ حفصہ میں بھی تو مرد بھی موجود ہوں گے لیکن غازی صاحب کے ساتھ اکثر بچیاں ہی نظر آئیں مرد بہت کم نظر آتے ہیں، لیکن جب غازی صاحب سے ملا اور ان سے گفتگو کی، انکا درد دل سنا تو سب اشکالات ختم ہوگئے بلکہ خود پر اور غازی صاحب کے چاہنے والوں پر دکھ و افسوس ہونے لگا۔

مکمل تفصیل تو نہیں لکھ سکتا مگر چند سطور میں سمیٹنے کی کوشش کروں گا کہ غازی صاحب نے کیا کہا؟۔

غازی صاحب کا کہنا تھا کہ یہ انتظامیہ والے ظاہراً تو بڑے اچھے لگتے ہیں جیسا کہ ان سے بڑھ کر شریف کوئی ہے ہی نہیں، لیکن یہ بدمعاش ظلم کی انتہاء کرتے ہیں۔ کبھی راستے بند کردیتے ہیں، کبھی بجلی کاٹ دیتے ہیں، گرمی و سردی ہوتی ہے، بھوک و پیاس کے حالات آتے ہیں، لیکن انکو کوئی پرواہ ہی نہیں ہوتی، ظالم و جابر ہیں یہ سب... بس یہی کہتے ہیں کہ "ہمیں اوپر سے آڈر ہے، ہم بے بس ہیں" لیکن اوپر والے آج تک سامنے نہیں آئے۔ میں اگر جمعہ کے لئے یا ویسے ہی لال مسجد آؤں تو ایک دم سے حرکت میں آجاتے ہیں۔ لیکن الحمد للہ اپنی استطاعت کے مطابق ہم بھی لگے ہوئے ہیں، گرمی و سردی برداشت کر رہے ہیں، رب پر بھروسہ کر کے نکل آتے ہیں اپنا کام پورا کرتے ہیں۔ آزمائشوں پر اللہ سے صبر مانگتے ہیں اور یہ دھمکیاں بھی دیتے ہیں، میں تو ان سے کہتا ہوں تم سے پہلے بھی بہت آئے، ان کا نام و نشان تک نہ رہا، تم بھی مٹ جاؤ گے۔ ان شاء اللہ۔ اہل حق کی حکومت آئے گی اور بہت جلد آئے گی تمہارا بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے تم بھی بھاگو گے جیسے افغانستان میں لوگوں کا بھاگتے ہوئے سماں نظر آیا۔

کہتے ہیں کہ جب بھی کوئی مسئلہ پیش آتا ہے تو کوئی بھی ساتھ نہیں دیتا حتی کہ طلباء بھی، اکیلے ان کے ساتھ لڑنا پڑتا ہے۔ خوف کی فضاء ہے، بس یہ طالبات ہیں جو بغیر کہے میرے ساتھ کھڑی ہوجاتی ہیں، جب اور کوئی نہیں ہوتا تو یہ خود پہرے بھی دیتی ہیں، پولیس کی بچھائی ہوئی خاردار تاریں بھی اٹھاتی ہیں اور ان کا سامنا بھی کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگیوں میں برکت عطاء فرمائے۔ ویسے تو بہت کہتے ہیں کہ "ہمارا سب کچھ آپ پر قربان اور ہمیں آپ سے بہت محبت ہے" محبت اپنی جگہ لیکن مشکل وقت میں ان بچیوں کے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوا۔ جو مدرسہ ہے لڑکوں کا وہ بھی نہیں آتے، ڈرتے ہیں۔ "استاد جی لال مسجد نہیں جاسکتے مسئلہ بن جائے گا" میں کہتا رہتا ہوں کہ "آپ میرے ساتھ لال مسجد نہیں جاسکتے تو کشمیر و فلسطین کیا جاؤ گے؟ یہ بچیاں بغیر کہے تیار ہوجاتی ہیں، یہی تم سے بہتر ہیں"۔

میں نے استفسار کیا کہ آپ کے نام پر پر تو تنظیم بھی معرض وجود میں آئی ہے، کیا وہ بھی ان مشکلات میں آپ کے ساتھ کھڑی نہیں ہوتی؟ ہم تو کافی دعوے سنتے آرہے ہیں۔ سب اپنی جگہ کام کر رہے ہیں، مجھے کسی سے کوئی شکوہ نہیں ہے، اللہ کی مدد سے چل رہے ہیں، انہوں نے جواب دیا۔

یہ سب کچھ سننے کے بعد اور کچھ پوچھنے کی ہمت نہ تھی، سب کچھ نظر آرہا تھا، نہ کوئی مالی اور نہ افرادی قوت نظر آرہی تھی، بس تنِ تنہا ہر وقت طاغوت اور ان کے ایجنٹوں کو للکارنا، ان کا کوئی بیان، کوئی دعا ایسی نہیں ہوتی جس میں اس طاغوتی نظام کی حقیقت بیان نہ کی ہو۔

میں وہیں تھا کہ ان دنوں محاصرے کی کیفیت بنی، غازی صاحب لال مسجد میں موجود تھے، باہر خاردار تاریں لگادی گئیں، ان گنہگار آنکھوں سے دیکھا کہ غازی صاحب خود وہ تاریں اٹھارہے ہیں۔ یہ نظارہ دیکھ کر دل بہت اداس ہوا، اور غازی صاحب کی بتلائی ہوئی کہانی کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

اے مجاہدو!

اے دین کے راہیو!

واللہ العظیم کوئی بیان، کوئی دعا ایسی نہیں ہوتی جس میں غازی صاحب مجاہدین کی حقانیت کو بیان نہ کریں، انکے لئے دعا نہ کریں۔ مجاہدین کا نام سنتے ہی ان چہرے پر خوشی کے آثار نظر آنا شروع ہوتے ہیں، بڑے پیار سے ان سے ملتے ہیں، خیریت دریافت فرماتے ہیں اور دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ اس سب صورتحال کو دیکھنے کے بعد بجائے اس کے کہ میں انہیں حوصلہ دیتا، ان کا ساتھ نبھانے کا عہد کرتا... مجھے تو غازی صاحب کی اعلی ظرفی دیکھ کر رشک آگیا، انہوں نے الٹا مجھے حوصلہ دیا، ساتھیوں کے لئے دعائیں کیں اور کہا:

"ان شاء اللہ حق غالب ہوگا
یہ طاغوتی نظام آخری ہچکولے کھارہا ہے یہ کھوکلا ہوچکا ہے
بہت جلد مجاہدین کی حکومت ہوگی
ہم ہونگے یا نہیں مگر آپ یاد رکھنا کہ بہت جلد یہ طاغوتی نظام ختم ہونے والا ہے"۔

میں جس ساتھی کے ذریعے غازی صاحب سے ملا، وہ بھی غازی صاحب کے ساتھ بحیثیت محافظ کچھ وقت رہا تھا، انہوں نے بتایا کہ ان کے ساتھ رہنا محاذ سے بھی زیادہ مشکل ہے، بس جو ان کے ساتھ ہیں اللہ ان کو استقامت دے، صبر سے نوازے باقی ان کا ساتھ واقعی کوئی بھی نہیں دیتا، مجاہدین بھی اِن حالات میں ساتھ کھڑے نہیں ہوسکتے، بس غازی صاحب نے جو کہا بلکل درست کہا، میں اس چیز کا گواہ ہوں کہ کوئی بھی مشکل میں انکے ساتھ نہیں ہے سوائے باتوں کے۔

میری تمام مجاہدین سے التجاء ہے کہ وہ اس معاملے کی طرف متوجہ ہوجائیں، یقیناً ہم اس معاملے میں مجرم ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ ہم کارروائی کریں گے تو جامعہ اور غازی صاحب کیلئے مسائل کھڑے ہوں گے تو بتائیے کہ آج تک ساتھ نہیں دیا تو کیا مسائل نہیں بنے؟ اس خیال کو اب ختم کردو اور ان افسران سے بدلہ لو انہوں نے غازی صاحب کو تنہا سمجھا اسلئے ایسا کیا، اب عہد کرو کہ ان ظالموں کو اوقات یاد دلائیں گے۔ سب ساتھیوں کی قربانی اپنی جگہ، اسکا الگ مقام ہے لیکن غازی صاحب کی قربانی بہت زیادہ ہے، اس کی قدر ان کی زندگی میں ہمیں کرنی چاہیے اور ان ظالموں سے حساب لینا چاہیے، یہ ہمارا فرض ہے۔

سوشل میڈیا کے ساتھ منسلک مجاہدین کیلئے ہدایات!

فحاشی دیکھنے سے گریز کریں:

قال اللّٰہ تعالی: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ• (سورۃ النور ۳۰)

ترجمہ: کہہ دو ایمان والوں سے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کو بھی محفوظ رکھیں، یہ ان کے لیے بہت پاکیزہ ہے، بے شک اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

عن أبي أمامة عن النبی ﷺ قال: لتغضن أبصاركم ولتحفظن فروجكم أوليكسفن اللّٰه وجوهكم. (الترغيب والترهيب)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ضرور اپنی نگاہوں کو نیچی رکھا کرو اور اپنی شرم گاہوں کی ضرور حفاظت کیا کرو ورنہ اللہ تعالی ضرور تمہارے چہروں کو بے رونق کردے گا۔

الاحتیاط (دوسرا حصہ)

مولانا طہٰ حفظہ اللہ

الاحتياط فى القتل:

في الصحيحين عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم «أول ما يقضى بين الناس يوم القيامة في الدماء» وفي الحديث الذي رواه أبو داود عنه عليه الصلاة والسلام: «لا يزال المؤمن معنقا (أي مسرعا في سيره) صالحا ما لم يصب دما حراما، فإذا أصاب دما حراما بلح» - أي انقطع من الإعياء والوهن -»

وفي حديث آخر: «لزوال الدنيا أهون عند اللّٰه من قتل رجل مسلم». وفي الحديث الآخر «لو اجتمع أهل السموات والأرض على قتل رجل مسلم لأكبهم اللّٰه في النار»

روى الإمام أحمد عن معاوية قال: سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول: «كل ذنب عسى اللّٰه أن يغفره، إلا الرجل يموت كافرا، أو الرجل يقتل مؤمنا متعمدا»

ترجمہ: إمام احمدؒ معاویہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ شاید ہر گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے سوائے اس شخص کے جو کفر کی حالت میں مرے اور (سوائے) اس شخص کہ جو قصداً مؤمن کو قتل کرے۔

محترم مجاہدین بھائیو! مسلمان کو قتل کرنا اتنا بڑا گناہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے اسی کے بارے میں فیصلہ کرے گا اور دوسری بات یہ کہ یہ عمل نیکیوں اور جہاد کی ترقی کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے، تو مجاہدین کو چاہئے کہ وہ اس عمل سے بچیں اور کسی کو قتل کرنے میں انتہائی احتیاط سے کام لیں جو جہاد میں ترقی کا اہم سبب بھی بن سکتا ہے۔

اسی طرح مسلمانوں کے اموال کے حوالے سے بھی احتیاط لازم ہے۔

الاِحتیاط فی الاموال:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (١٨٨)

ترجمہ: اور مت کھاؤ اپنے (یعنی ایک دوسرے کے) اموال باطل طریقے سے اور اسے حاکموں کے آگے رشوت کے طور پر مت پیش کرو کہ کھاجاؤ تم....

وَالْحَاصِلُ: أَنَّ مَا لَمْ يُبِحِ الشَّرْعُ أَخْذَهُ مِنْ مَالِكِهِ فَهُوَ مَأْكُولٌ بِالْبَاطِلِ، وَإِنْ طَابَتْ بِهِ نَفْسُ مَالِكِهِ، كَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ، وَثَمَنِ الْخَمْرِ.

(فتح القدير للشوكاني (١/ ٢١٧)

ترجمہ: الغرض ہر وہ مال جس کی شریعت نے مالک کی طرف سے اجازت نہ دی ہو تو یہ باطل طریقے سے کھایا جانے والا مال ہے اگرچہ مالک اس پر راضی ہو جیسے زنا کا عوض، کاہن کا میٹھا (ہدیہ) اور شراب کی قیمت۔

قال العلماء: حرمة مال المسلم كحرمة دمه قال عليه الصلوة والسلام: "كل المسلم على المسلم حرام دمه وعرضه وماله". و قال: "لايحل مال امرئ مسلم إلا بطيبة نفس منه" فالظلم حرام شرعا وعقلا (روح البيان ٢/ ١٩٦)

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ مسلمان کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت جیسی ہے۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مسلمان پر ہر مسلمان کا (ناحق) خون اور (بلااجازت) مال حرام ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کا مال کسی کیلئے حلال نہیں مگر اس کی خوشی سے۔ پس ظلم کرنا شرعاً و عقلاً حرام ہے۔

وَفِيهِ دَلِيلٌ أَنَّ مَالَ الْغَيْرِ لَا يَحِلُّ لِلْغَيْرِ بِقَضَاءِ الْقَاضِي، فَقَدْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّفْظَيْنِ فِي الْوَعِيدِ، الثَّانِي أَشَدُّ مِنْ الْأَوَّلِ كَمَا قَالَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَهَذَا لِأَنَّ حُرْمَةَ مَالِ الْمُسْلِمِ كَحُرْمَةِ نَفْسِهِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سِبَابُ الْمُسْلِمِ فِسْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ نَفْسِهِ" فَكَمَا أَنَّ مَنْ قَصَدَ قَتْلَ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَجَزَاؤُهُ مَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى {فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا} [النساء: ٩٣]. فَكَذَلِكَ إذَا قَصَدَ أَخْذَ مَالِهِ بِالْبَاطِلِ وَالتَّلْبِيسِ. (المبسوط للسرخسي ١٦/ ٨٦)

ترجمہ: اس حدیث میں دلیل ہے کہ غیر کا مال قاضی کے فیصلے سے حلال نہیں ہوتا، یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعید میں دو لفظوں کا تذکرہ کیا ہے کہ دوسرا پہلے سے زیادہ سخت ہے جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "اسلئے مالِ مسلم کی حرمت اس کی جان کی حرمت جیسی ہے" نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: مؤمن کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے اور اس کے مال کی حرمت جان کی حرمت جیسی ہے۔ پس جیسا کہ کسی نے مسلمان کو بغیر حق کے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی جزا وہی ہو گی جو اللہ نے فرمائی ہے (یعنی کہ جہنم میں مکث طویل) تو یہی سزا اس کی بھی ہو گی جو کسی کا مال ناحق طریقے سے کا ارادہ کرے۔

محترم مجاہدین بھائیو!

کسی کو کافر کہنے میں، قتل کرنے میں اور ایک دوسرے کا مال لینے میں انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہئے اسلئے کہ اس سے دنیا و آخرت دونوں کی بربادی کا امکان ہے اور یہ اعمال آئندہ کیلئے نیکیوں میں رکاوٹ کا ذریعے بھی بن سکتے ہیں۔ اور پھر جہاد فی سبیل اللہ جو کہ ایک عظیم عبادت ہے تو پھر اس میں بھی ترقی مشکل ہو جاتی ہے۔ جہاد تو ہم اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کیلئے کرتے ہیں تو پھر کیونکر ایسے اعمال کئے جائیں اور بے احتیاطی سے کام لیا جائے جس سے ہمیں یہ عظیم مرتبہ حاصل ہونے میں رکاوٹیں بنیں۔ اللہ ہمیں عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

رکن رہبری شوریٰ عمر خراسانی حفظہ اللہ کا خصوصی انٹرویو

معزز قارئین!

مجلہ طالبان کے شمارہ نمبر ۱۲ میں سلسلہ انٹرویوز میں اس بار، حال ہی میں تحریک طالبان پاکستان کے رہبری شوریٰ کے رکن تعینات ہونے اور پچھلے دو سالوں میں بالترتیب ولایت پشاور و کوہاٹ کیلئے بحیثیت والی فرائض انجام دینے والے محترم عمر خراسانی صاحب کا انٹرویو شامل کیا گیا ہے۔

ٹیم مجلہ طالبان: مجلہ طالبان کے قارئین کے سامنے اپنا مختصر تعارف کروائیں

عمر خراسانی: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین، سیدنا ونبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین.

سب سے پہلے تو مجلہ "طالبان" کے ایڈیٹر انچیف اور ان کی ٹیم کا شکر گزار ہوں کہ آپ لوگوں نے میرے خیالات لوگوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔

میرا نام عمر خراسانی ہے، میرا پاکستان کے قبائلی علاقے مہمند ایجنسی کی تحصیل پنڈیالئی کے علاقے دویزئی سے ہے۔ میں تحریک طالبان پاکستان سے وابستہ ہوں اور اس وقت تنظیم کے مرکزی شوری کے رکن کے طور پر اپنی جہادی سرگرمیوں کو آگے بڑھا رہا ہوں۔

ٹیم مجلہ طالبان: حال ہی میں آپ کو رہبری شوریٰ کا رکن مقرر کیا گیا ہے، اس کے بارے میں آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

عمر خراسانی: رہبری شوریٰ کا رکن مقرر ہونا یقیناً میرے لیے اعزاز کی بات ہے اور مجھ پر اس اعتماد کے لیے میں شوریٰ کے تمام اراکین اور قیادت کا مشکور ہوں جنہوں نے مجھے اس قابل سمجھا۔ میری کوشش ہوگی کہ تحریک کے اس مؤثر پلیٹ فارم کو استعمال کرتے ہوئے اسلام، جہاد اور مجاہدین کی بہتری کے لیے اپنی صلاحیتیں بروئے کار لاؤں۔ ان شاء اللہ۔

ٹیم مجلہ طالبان: تحریک طالبان پاکستان میں اپنی سابقہ اور حالیہ مصروفیات سے آگاہ کریں؟

عمر خراسانی: میں نے تحریک طالبان پاکستان میں شمولیت کے بعد اپنی ابتدائی جہادی تربیت ۲۰۰۷ء میں تحریک طالبان پاکستان کے ابتدائی دنوں میں اپنے محبوب قائد عمر خالد خراسانی شہید رحمہ اللہ سے حاصل کی۔ بعد ازاں میں نے مہمند ایجنسی میں قائم خصوصی جہادی گروپ "چینہ اسپیشل گارڈ" میں شمولیت اختیار کی، وہاں چھوٹے ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ زیادہ سنائپر، دھماکہ خیز مواد، انٹیلی جنس اور شہری جنگ کی تربیت حاصل کی۔ ۲۰۰۸ء میں عمر خالد خراسانی رحمہ اللہ کا سیکیورٹی چیف اور جلد ہی ان کے سیکریٹری کے طور پر کام شروع کیا۔ مہمند ایجنسی کے زون میں ٹی ٹی پی کے سربراہ کے طور پر خدمات انجام دیں، اس کے بعد ٹی ٹی پی مہمند ایجنسی کے انٹیلی جنس ونگ کے سربراہ کے طور پر بھی کام کیا۔ حزب الاحرار کی سربراہی کے لیے بھی ساتھیوں نے مجھ پر اعتماد کیا جس کو بعد میں ہم نے جہاد کے اجتماعی فائدے کو سامنے رکھتے ہوئے تحریک طالبان پاکستان میں ضم کر دیا۔

موجودہ سیٹ اپ میں، میں نے پشاور اور کوہاٹ کے گورنر/والی کے طور پر کام کیا، جبکہ حال میں تحریک کے رہبری شوری کے رکن کے طور پر کام کر رہا ہوں۔ اللہ توفیق دے۔ آمین۔

ٹیم مجلہ طالبان: آپ نے محترم کمانڈر عمر خالد خراسانی رحمہ اللہ کے ساتھ تقریبا ایک عشرہ گزارا، ان کی ذاتی اور پروفیشل زندگی کا مختصر تذکرہ کن الفاظ میں کرنا چاہیں گے؟

عمر خراسانی: آپ نے مجھ سے ایسی شخصیت کے بارے میں سوال کیا، جس کے بارے میں اپنے خیالات کے اظہار کے لیے شاید مجھے وہ الفاظ نہ ملیں جس سے ان کی شخصیت کا احاطہ کیا جا سکے، مگر میں مشت نمونہ خروار کے طور پر اپنے تجربے اور یادیں آپ کے قارئین کے لیے شیئر کروں گا۔

عمر خالد خراسانی رحمہ اللہ ایک سحر انگیز شخصیت کے مالک ایک بہترین جہادی قائد تھے، جنہوں نے انتہائی مشکل حالات میں کم مادی وسائل کے باوجود جنوبی ایشیاء کی سب سے بڑی جہادی تنظیم تحریک طالبان پاکستان کے قیام میں نہ صرف کردار ادا کیا بلکہ اسے تناور درخت بنانے کے لیے ہر طرح کے خطرات کا سامنا کیا۔ وہ اولوالعزم ہونے کی زندہ مثال تھے اور جس چیز کا عزم کرتے اسے حاصل کرنے کے لیے آخری حد تک جاتے۔ ان کا عزم تھا کہ وہ پاکستان میں مکمل اسلامی نظام کی نفاذ کے لیے کسی بھی ممکن کام سے دریغ نہ کریں۔ ان کا ماننا تھا کہ ہمیں اس مکار دشمن پر کبھی بھی اعتماد نہیں کرنا چاہئے، بلکہ اپنے مقدس جہاد کے ذریعے اسلامی نظام نافذ کرنا چاہتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے اگر ریاست ۹۹ فیصد اسلام نافذ کریگی تو باقی ماندہ ۱ فیصد کے لیے بھی ان کے خلاف لڑوں گا جب تک کہ مکمل اور پورا اسلامی نظام نافذ نہیں ہوتا۔ وہ جہاد پاکستان کے ثمرات کی خاطر اتحاد و اتفاق پر بہت زور دیتے تھے اور اتحاد و اتفاق کے لیے، جو بھی کوشش کرتے تھے وہ بلا قید و شرط ان کے ساتھ ہو جاتے تھے۔ کہا کرتے تھے میں مجاہدین کے اتحاد و اتفاق کو برقرار رکھنے

کے لیے کسی بھی جونیئر ساتھی کی اطاعت قبول کروں گا۔ وہ رحماء بینھم کا مصداق تھے اور کسی بھی مجاھد ساتھی کے لیے اتنے حساس ہوتے تھے جتنا کوئی فرد اپنے فیملی ممبر کے لیے حساس ہوسکتا ہے۔ انہیں ہر ساتھی کی مشکلات اور ضروریات کا پتہ ہوتا تھا اور اسے پورا کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔ وہ ایک بہترین اور مدبر سیاستدان تھے اور ان کے سیاسی فیصلے اکثر درست ثابت ہوتے تھے، کبھی ایسا فیصلہ کرتے کہ ہم سب ان کی مخالفت کرتے مگر آخر وہی صحیح ہوتے۔ ان کا قوت فیصلہ بہت مضبوط تھا اکثر ہمیں کہا کرتے تھے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہو۔ دعائے استخارہ پڑھ کر اللہ پر توکل کرو اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہوگا۔ وہ دل کے صاف و مخلص تھے اور کہا کرتے تھے کہ لوگوں کے ساتھ اتنے خلوص کیساتھ معاملہ کرو کہ وہ اگر تمہارے ساتھ برائی کرنے کا سوچے تو ان کا ضمیر ان کو ملامت کرے۔ انہوں نے دشمن کو لوہے کے چنے چبوا کر خود کو ایک بہترین عسکری قائد بھی ثابت کر دیا تھا اور دشمن ان کے نام سے ڈرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ دشمن نے ان کو نشانہ بنانے کا کوئی راستہ نہیں چھوڑا اور میڈیا کے ذریعے ان کو بدنام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی مگر وہ چٹان کیطرح وہاں بھی ان کا مقابلہ کرتے تھے اور دشمن اس کا اعتراف کرتا تھا۔ امیر محترم عمر خالد خراسانی رحمہ اللہ کی شہادت ناقابل تلافی نقصان ہے اور کوئی ان کی جگہ نہیں لے سکتا، مگر ہم ان کے راستے پر چلنے اور ان کے خوابوں کی تعبیر ڈھونڈنے کے لیے ان کے نقش کردہ راستوں پر چلتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔

ٹیم مجلہ طالبان: محترم کمانڈر عمر خالد خراسانی رحمہ اللہ کے انتقام کے سلسلے میں کارروائیاں ہوئیں، آپ کیا سمجھتے ہیں یہ کب تک جاری رہنی چاہئیں؟

عمر خراسانی: جی بالکل، امیر محترم نے ہر مظلوم اور مجاہد کا انتقام لیا ہے وہ ہمیشہ سے مظلوم کیساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ اپنے ساتھیوں پر کئے گئے مظالم کا انتقام لیا ہے اور اس معاملے میں ان کا مؤقف کافی سخت ہوتا تھا اب جب انہیں شہید کر دیا گیا ہے تو ان کا انتقام ہمارے اوپر فرض ہے جس کے لیے ہم نے یہ مبارک سلسلہ شروع کیا۔ مزید اس حوالے سے تحریک طالبان پاکستان کی وزارت دفاع کا مؤقف ہمارا مؤقف ہوگا۔

ٹیم مجلہ طالبان: مجاہدین کے درمیان اتفاق و اتحاد کی اہمیت اور اس پر قائم رہنے کیلئے کیا کہنا چاہیں گے؟

عمر خراسانی: اتحاد و اتفاق ہی ہے، جو ہمیں ایک دوسرے سے جوڑ کر رکھتا ہے اور جب تک ہم ایک دوسرے سے جڑے ہیں تو دشمن کے مقابلے میں مضبوط ہونگے۔ تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ جب امت نے تقسیم اور تفرقے کی راہ لی ہے تو زوال نے ان کا استقبال کیا ہے۔ اللہ سبحان و تعالی کا فرمان ہے: وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ•

پس مجاہدین کے لیے ضروری ہے کہ متحد رہیں تاکہ ان کا رعب و دبدبہ برقرار رہے اسی میں اسلام، جہاد اور مجاہدین کی بھلائی ہے۔

ٹیم مجلہ طالبان: کیا صرف یہی کافی ہے، یا اب بھی مزید پاکستانی مجاہدین کو تحریک طالبان پاکستان میں شامل ہو کر اس صف کو مضبوط کرنا باقی ہے؟

عمر خراسانی: میں سمجھتا ہوں کہ تحریک طالبان پاکستان، جہاد پاکستان کی سب سے مؤثر اور واحد بڑی منظم تحریک ہے اس میں شامل ہوجانا اور اس کو مضبوط کرنا دراصل اسلامی نظام کے لیے کی جانے والی کوششوں کو تقویت دینے کے مترادف ہے۔ جو لوگ اس بھلائی کے کام میں تحریک کا ساتھ دیں گے اس میں شامل ہونے والوں کے لیے کامیابی کا سامان ہے۔

ٹیم مجلہ طالبان: پاکستانی فوج و حکومت کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

عمر خراسانی: حکومت اور فوج کو یہی کہنا چاہوں گا کہ آپ لوگوں نے اپنے مغربی آقاؤں کی خوشنودی کے لیے اسلام دشمنی میں مظالم کا جو بازار گرم کر رکھا ہے ہم اس پر خاموش نہیں رہیں گا، بہتر ہوگا کہ آپ خود کفر کا ساتھ چھوڑ کر دنیا اور آخرت کی خوشحالی اور امن کا سامان بحال کریں۔

ٹیم مجلہ طالبان: ہمارے مجاہدین اور عام قارئین کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

عمر خراسانی: مجاہدین کے لیے میرا پیغام ہے کہ وہ صبر و استقامت کیساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھیں اور اپنے امراء کی اطاعت کریں تاکہ اللہ تعالی کی مدد آپ کیساتھ شامل حال رہے۔ عام مسلمانوں سے درخواست کروں گا کہ تحریک طالبان پاکستان آپ لوگوں کے درمیان سے نکلی ہوئی ایک جماعت ہے، جو صرف اسلامی نظام کی تنفیذ کے لیے برسرپیکار ہے، ان کے ہاتھ مضبوط کریں یہی آپ سب کے غمخوار ہیں۔

ریاست پاکستان میں جہاد سے متعلق استفتاء، سوالات تو مقتضائے حال کے موافق ہوں!

مولانا خالد قریشی

گزشتہ دسمبر کے اواخر میں "استفتاء بمعہ فتویٰ" کے عنوان کے تحت ایک فتویٰ جاری کیا گیا جس پر حسبِ معمول چند غیر معروف علمائے کرام بشمول علمائے اہلِ تشیع کے دستخط تھے۔ عام خیال یہی تھا کہ اس فتوے کی شاید ہی اس وقت کوئی ضرورت تھی، سوائے اس کے کہ اس سے چند روز قبل امیر تحریک طالبان پاکستان ابو منصور عاصم مفتی نور ولی محسود حفظہ اللہ کا ایک ویڈیو پیغام جاری ہوا تھا جس میں انہوں نے علمائے کرام کو مخاطب کیا تھا۔ قوی امکان ہے کہ اسی پیغام کے جواب میں اداروں کے متوسط طبقے نے متوسط و غیر معروف علماء سے فتویٰ دلوایا تاکہ عوام مطمئن ہو جائیں کہ ادارے ہر حوالے سے بیدار ہیں مگر اس کی خوب جگ ہنسائی ہوئی۔ آئیے ان سوالات کا ایک جائزہ لیتے ہیں۔ میری زیادہ توجہ اس بات کی طرف گئی کہ یہ سوالات ہی مقتضائے حال کے ساتھ موافق نہیں ہیں تو اس مضمون میں عوام کو مفتیان کرام سے مقتضائے حال کے موافق سوالات کرنے کا طریقہ بھی سکھانے کی کوشش کی جائے گی۔ مزید یہ کہ مفتیان کرام کو بھی چاہئے کہ عوام کو سمجھائیں اور جواب میں تفصیلاً لکھیں کہ آپ کا سوال تو ایسا ہے لیکن اس کو ہونا ایسے چاہئے، جیسا کہ مفتی تقی عثمانی صاحب اصول الافتاء میں رقم طراز ہیں کہ مفتی کا کام صرف سوال کا جواب دینا نہیں بلکہ احوال کے مطابق مستفتی کو راہ دکھانا بھی مفتی ہی کا کام ہے۔

استفتاء زاہد خان سکنہ پشاور کے نام سے ہے جس کے پہلے سوال میں تین اجزاء ہیں:

(۱) اسلام میں جہاد کا کیا حکم ہے؟

(۲) اس کا اعلان کن حالات میں جائز ہے اور کون کرے گا؟

(۳) کیا ہر کسی کو جہاد کے اعلان کا حق ہے؟

اگر بندہ فراست سے کام لیتے ہوئے بات کو گول نہ کرے اور سیدھا سیدھا یہی تین اجزاء اسطرح پوچھے کہ:

(۱) آج کل پاکستان میں چونکہ اسلامی نظام نہیں، بلکہ جمہوری نظام رائج ہے اور زنا، شراب، سود اور دیگر کئی حرام کاموں کو حلال سمجھ کر کیا جا رہا ہے تو ان حالات میں جہاد کا کیا حکم ہے؟

(۲) جب نام نہاد حکمران عیش و عشرت میں ہوں، جہاد تو کیا انہیں نماز جیسے عظیم فریضے سے بھی کوئی لینا دینا نہ ہو، بلکہ بعض قادیانیت اور دیگر مذاہب کے پیرو کار ہوں، اہم اسلامی احکام سے منکر ہوں، قرآن کے مقابلے میں انسانوں کے بنائے گئے غیر شرعی آئین کو ترجیح دیتے ہوں، غیر اللہ کے قانون پر فیصلے کرتے اور کرواتے ہوں اور تجربے سے ثابت ہو کہ یہ طبقہ اسلامی تو کیا سیاسی و معاشی طور پر بھی ناقابل برداشت ناکامی کا سامنا کر رہا ہے۔ اولا کیا انہیں حکمران بننے کا حق ہے؟ بالفرض بن گئے تو ان کی ناروا حکومت کیخلاف مسلح اقدام کیسا ہے؟ ایسے حالات میں اگر کوئی مسلمان دلائل کے ساتھ اٹھ کھڑا ہو تو کیا اسکے لئے اعلان جہاد کرنا ناجائز ہے؟۔ یہاں جواباً ایک لطیفہ عرض ہے کہ بقول مولانا فقیر محمد صاحب: جہاد کیلئے جن امراء کے امر کا انتظار کر رہے ہیں، ان کے خلاف خود جہاد جائز ہے تو یہ کیا ہمیں جہاد کا امر کریں گے۔

(۳) تیسرا سوال صحیح ہے مگر اس سے پہلے حالات کو پر کھنا چاہئے۔

تو آپ کا کیا خیال ہے ان دو اجزاء اور پھر آخری جز کا جواب کیا ہو گا؟

دوسرا سوال ہے کہ ہمارا ملک "لا الہ الا اللہ" کے نعرے پر آزاد ہوا، کیا اس کی سلامتی اور حفاظت کیلئے اندرونی یا بیرونی دشمنوں کے مقابلے میں مرنے والے پولیس اور فوجی اہلکار شہید نہیں؟۔

اس سوال کی تنقیحات پر دسیوں صفحات بھرے جا سکتے ہیں مگر مختصراً عرض ہے کہ اس سوال کو ایسے ہونا چاہئے تھا کہ مفتی صاحب! ایک ملک جو کلمۂ طیبہ کے نام پر آزاد ہوا، وہاں غیر اسلامی نظام ہے، فسق و فجور کا بازار آئینی طور پر گرم ہے تو کیا اسے اسلامی ملک کہہ سکتے ہیں؟ اور اگر اسی ملک کے فوجی و پولیس کسی ایسے شخص کی گولی کا نشانہ بنیں جو اس ملک میں اسلامی قانون نافذ کرنا چاہتا ہے تو کیا یہ پولیس یا فوجی شہید ہو گا؟ نیز کیا یہ جائز ہے کہ ایک ملک اس وعدے پر کلمۂ طیبہ کے نام سے آزاد کروایا جائے کہ یہاں اسلامی نظام ہو گا پھر وہاں اسلامی نظام کا نام و نشان تک نہ ہو۔

تیسرا سوال ہے کہ:

کیا اسلامی ریاست کے دفاع کرنے والے پولیس اور افواج کے خلاف اعلان جنگ کرنا اور ان کے خلاف ہتھیار اٹھانا جائز ہے؟۔

کونسی اسلامی ریاست اور کونسے محافظین؟

کیا لال مسجد کے باہر پھرتی درندے نما پولیس اسلامی ریاست کی محافظ پولیس ہے؟

کیا لال مسجد و جامعہ حفصہ کو شہید کرنے والی فوج اسلامی ریاست کی محافظ فوج ہے؟

کیا ملک بھر خصوصاً قبائلی علاقوں اور بلوچستان میں جعلی مقابلوں میں ملوث، لوگوں کو جبری طور پر لاپتہ کرنے والی،

زنا اور شراب کے اڈوں کی حفاظت کرنے والی،

اہل بلوچستان کو حقوق سے محروم کرنے والی،
ختم نبوت کے داعین کو لٹکانے والی،
فحاشی و عریانی کو ترقی دینے والی،
ملک کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو فروخت کرنے والی،
مفتی نظام الدین شامزئی، شیخ القرآن مولانا ولی اللہ کابگرامی، شیخ نصیب خان اور مولانا ڈاکٹر عادل خان رحمھم اللہ سمیت درجنوں علماء کو قتل کرنے والی،
عوام کا مال ہڑپنے والی،
اور کرپشن اور دھاندلی کرنے والی
فوج و پولیس اسلامی ریاست کی محافظ ہو سکتی ہے؟ ذرا عقل سے کام لو بھئی!
اگر اطمینان نہیں تو خود انہی فوجیوں سے پوچھ لو کہ کیا آپ مطمئن ہیں کہ آپ اسلامی فوجی ہیں؟ تو آپ کو جواب مل جائے گا۔

چوتھا سوال پھر اسلامی ریاست کے بارے میں ہے: کہتے ہیں کہ اسلامی ریاست میں فتنہ و فساد پھیلانا کیسا ہے اور اس کے مرتکبین کا کیا حکم ہے؟ تو بتلا دیا ہے کہ کیا یہ ریاست ۵۰ فیصد بھی اسلامی ریاست ہے؟

پانچواں سوال: کیا جمہوریت کفر ہے؟
اس کے جواب میں تو کتابوں کی الماریاں لگ جائیں مگر آپ ہی بتائیں کہ جس نظام میں قال اللہ، قال الرسول، صحابی، تابعی، عالم اور اسلامی احکام کی تنفیذ کی گنجائش نہ ہو اور اسے چند مادہ پرست لوگوں کے ووٹ کی بنیاد پر حقیر سمجھا جائے تو اگر یہ بھی کفر نہیں ہو سکتا تو کفر اور کیا ہے؟ مزید یہ کہ کیا آپ پاکستان میں رائج جمہوریت سے ۱۰ فیصد بھی مطمئن ہیں؟ ہرگز نہیں ہو سکتے اور اگر ہیں تو آپ کی عقل کے جانے کا قوی اندیشہ ہے۔ جب خود اسمبلیوں میں بیٹھے لوگ، مذہبی و فوجی طبقہ اور پاکستان کی اکثریت ایک چیز سے مطمئن نہیں ہیں اور آپ مطمئن ہیں تو آپ شاذ ہیں۔

دیگر دو سوالات ہمارا موضوع نہیں ہیں جس میں داڑھی اور ٹائی پہننے کے حوالے سے پوچھا گیا ہے۔

جوابات کو اس لئے نہیں چھیڑا کہ ایک تو اس میں طوالت ہو جائے گی اور دوسرا یہ کہ ایک عام سا عالم بھی ان سوالات کو دیکھ کر جواب دے، جو میں نے لکھے تو جوابات یقیناً مختلف ہوں گے۔

سوشل میڈیا کے ساتھ منسلک مجاہدین کیلئے ہدایات!

ضرورت سے زیادہ انٹرنیٹ استعمال نہ کریں کیونکہ یہ مال و وقت کا ضیاع ہے:

قرآن کریم میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوْا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ • (الاسراء: ٢٧-٢٦)

ترجمہ: اور مال کو بے جا خرچ نہ کرو، بے شک بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

عن المغيرة بن شعبة، قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ.

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی نقل ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے والدین کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے، خود بخل کرکے دوسروں سے سوال کرنے، فضول باتوں اور سوالات اور مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

وقت کو قیمتی بنانے کے حوالے سے قیمۃ الزمن میں علامہ عبد الفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ نے خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے:

إن الليل والنهار يعملان فيك فاعمل فيهما.

ترجمہ: یقیناً شب و روز تم میں کام کرتے ہیں (یعنی تمہاری زندگی ختم کر رہے ہیں) پس تم اس میں کام کرو (یعنی اس میں کام کرکے وقت کو قیمتی بناؤ)۔

ظلم کا انجام برا ہوتا ہے

مفتی ابوذکوان محسود

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **إنه لا يفلح الظّلمون**

یقیناً ظلم کرنے والے فلاح نہیں پاتے

پاکستان کی پچھتر سالہ تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو شاید کوئی ایسا لمحہ ملے کہ جس میں پاکستان کے باسی، فوج کے مظالم سے محفوظ رہے ہوں۔ عوام تو عوام بذات خود پاکستان کا مبینہ بانی اور پہلا گورنر محمد علی جناح انہی کا نشانہ بنا، اس کے علاوہ لیاقت علی خان اور بھٹو کو بھی موت کے گھاٹ اتارا اور ان کے بعد انہی کے ہاتھوں کئی اور سیاستدان اور علمائے کرام کو وقتاً فوقتاً نشانہ بنایا جاتا رہا۔

ان مظالم کی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟ غالباً پاکستانی عوام اور بالخصوص حکمرانوں کو اس بات کی سزا مل رہی ہے کہ پیارا ملک پاکستان جس پاک کلمہ کے نام پر بنایا گیا تھا اور شریعت کے پاک قانون کو اس میں لاگو کرنا تھا، اسے پاکستانی حکمرانوں نے جان بوجھ کر لاگو نہیں کیا اور اس کے مقابلے میں مغربی قانون جمہوریت کو قوم پر مسلط کیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ بیچاری عوام جو درمیان میں پس رہے ہیں، شریعت نافذ نہ کرنے میں ان کا کیا قصور ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر عوام نیک ہوتے تو ان حکمرانوں کو شریعت کے خلاف قانون نافذ کرنے نہ دیتے بلکہ الٹا یہی عوام ان حکمرانوں کو جمہوری قانون کے تحت منتخب کرتے ہیں جو کہ ان ظالم حکمرانوں کے ساتھ معاونت اور ہمکاری ہے۔ یہی تو ان سے ظلم ہو رہا ہے۔

قرآن وحدیث کے ارشادات کے مطابق یہ بات مسلّم ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض ظالموں کو دوسرے ظالموں پر مسلط کر دیتا ہے، اور اس طرح ایک ظالم کو دوسرے ظالم کے ہاتھ سے سزا دلوا دیتا ہے، ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"كما تكونون كذلك يؤمر عليكم"

یعنی جیسے تم ہوں گے ویسے ہی حکام تم پر مسلط ہوں گے، تم ظالم وبدکار ہوں گے تو تمہارے حاکم بھی ظالم وبدکار ہی ہوں گے اور تم نیک عمل ونیک کردار ہوں گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے حکام نیک اور رحم دل منصف مزاج لوگوں کو بنا دیں گے۔

اب ہر ایک ان مظالم سے تنگ آچکا ہے اور امن کا راستہ ڈھونڈ رہا ہے۔ کوئی انتخابات کے ذریعے امن کا مسیحا ڈھونڈتے ہوئے امن لانے کی لاحاصل کوششوں میں وقت ضائع کر رہا ہے جبکہ ایک اور گروہ عدم تشدد کا فلسفہ اختیار کر کے احتجاج، جلسے جلوسوں اور زندہ باد مردہ باد کے ذریعے امن لانا چاہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ چاہتا ہر ایک امن ہے لیکن راستے کا صحیح انتخاب نہیں کر پا رہا۔

اب اس دلدل سے نکلنے کی صورت کیا ہو سکتی ہے؟

تو قارئین حضرات!

دنیا میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں کہ جس کا حل شریعت میں موجود نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

"وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ"

اس آیت میں یہ وعدہ ہے کہ ہم جہاد کرنے والوں کو اپنے راستوں کی ہدایت کر دیتے ہیں۔ یعنی جن مواقع میں خیر وشر یا حق وباطل یا نفع وضرر میں التباس ہوتا ہے عقلمند انسان سوچتا ہے کہ کونسی راہ اختیار کروں؟ ایسے مواقع میں اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کو صحیح، سیدھی اور بے خطر راہ بتا دیتے ہیں۔ یعنی ان کے قلوب کو اسی طرف پھیر دیتے ہیں جس میں ان کے لئے خیر وبرکت ہو۔ جہاد کے اصلی معنی دین میں پیش آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے میں اپنی پوری توانائی صرف کرنے کے ہیں، اس میں وہ رکاوٹیں بھی داخل ہیں جو کفار وفجار کی طرف سے پیش آتی ہیں، کفار سے جنگ ومقاتلہ اس کی اعلیٰ فرد ہے۔

اب چونکہ پاکستانی ریاست پر فجار اور ظالم حکمرانوں بلکہ اسٹبلیشمنٹ کا تسلط ہے جس کی وجہ سے پیارے ملک پاکستان میں ہر طرف بدامنی پھیلی ہوئی ہے اور خاص کر فوج نے ریاست پر مکمل قبضہ جمانے کیلئے ہر عام وخاص پر اور بالخصوص پشتونوں پر من حیث البشتون اور بلوچوں پر من حیث البلوچ مظالم کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے اور اس کے علاوہ ملک کے چاروں صوبوں میں ظلم کا بازار گرم کیا ہوا ہے حتیٰ کہ نہ کسی سیاستدان کو معاف کیا اور نہ کسی صحافی کو، ان کی ان ناجائز پالیسیوں کی وجہ سے اس سے پہلے ملک دولخت ہوا اور موجودہ پاکستان کو معاشی واقتصادی قلاش بنایا۔ اس کی درآمدی، برآمدی اور تجارتی پالیسی کو بدحالی کے دہانے تک پہنچایا۔ اس کو صوبائی اور لسانی منافرت وعصبیت کی دلدل میں پھینکا۔ اس کا خزانہ لوٹ کر بیرون ممالک میں اپنے عیش وعشرت کے لئے بڑے بڑے جزیرے لیے۔ اپنے شہریوں اور مسلمانوں کو امریکا اور مغرب کے ہاتھ فروخت کر کے ان کے عوض ڈالر وصول کیے۔ قوم کی بیٹیوں اور معصوم نوجوانوں کو کیوبا بھیجا اور ملک وقوم کو بدنام کیا۔ اسی طرح اپنے ہی شہریوں پر کارپٹ بمباری کر کے ان کو نقل مکانی کرنے پر مجبور کرنے والے اور اربوں کھربوں کی املاک کو نقصان پہنچانے والے یہی فوجی جرنیل اور حکمران تو ہیں۔ لیکن ناامیدی کی اس مایوس کن

حالت میں الحمد للہ امید کی ایک کرن تحریک طالبان پاکستان کی صورت میں اُفق پر چمک رہی ہے، جس نے ان مظالم کے دفاع میں جہاد کا علَم اٹھاتے ہوئے دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فریضہ سر انجام دے رہی ہے اور لایخافون لومۃ لائم کہ ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پرواہ کیے بغیر میدان میں کود پڑی ہے اور پیارے ملک پاکستان میں امن کی آس لئے ہوئے منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہے۔

تاریخ یہ بتلاتی ہے کہ ایسے ہر موقع پر کچھ ایسے افراد میدان میں آجاتے ہیں جو زمانہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حالات کا مقابلہ کرتے ہیں۔ ان غلط رہنماؤں اور قیادتوں کے مدمقابل بن کر کھڑے ہوجاتے ہیں، اور اپنی جان کی بازی لگادیتے ہیں، انسانی تہذیب کا تسلسل جو ابھی تک قائم ہے، محض نسلی تسلسل نہیں، بلکہ انسانی خصوصیات کا تسلسل ہے جو ہر دور میں رہا ہے، انسانی احساسات وجذبات، اعلیٰ مقاصد، اخلاقی تعلیمات اور ان کی بقاو ترقی کے لیے ہمت وجرات اور قربانی کا جذبہ جو اس وقت تک چلا آرہا ہے یہ در حقیقت انہی لوگوں کا مرہون منت ہے جو بگڑے ہوئے حالات میں میدان میں آئے اور انہوں نے زمانے کے چیلنج کو قبول کیا اور ان بگڑے ہوئے حالات سے پنجہ لڑایا اور سخت اوقات میں زمانہ کی کلائی موڑ دی، انہی لوگوں کی بدولت انسانیت زندہ ہے۔ ہر زمانہ کے شاعر، ادیب اور اہل دل زمانے کے بگاڑ کی شکایت کرتے چلے آئے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے بعد بھی انسانی خوبیوں کا سرمایہ، انسانی احساسات وجذبات اور نیک انسان موجود رہے۔ یہ اصل میں انہی لوگوں کی جدوجہد کا نتیجہ ہے جو اس وقت اپنے مفادات سے آنکھیں بند کر کے میدان میں آگئے، انہوں نے اپنے لیے بھی، اپنے خاندانوں کے لیے بھی اور اپنی آئندہ نسلوں کے لیے بھی اور پوری قوم کیلئے اور اپنی عزت وناموس اور اسلام کے لئے خطرہ مول لیا، زمانے کا رخ موڑ دیا اور اسلام کی کھیتی ان کی کوششوں اور قربانیوں کے پانی سے ہری ہوگئی۔ الحمد للہ ان ہی صفات کے ساتھ تحریک طالبان پاکستان آگے بڑھ رہی ہے اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یہی تحریک پیارے وطن پاکستان میں امن کی داعی بن کر رہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تحریک والوں میں اتحاد اور اتفاق کو قائم ودائم رکھے۔

آمین یارب العالمین۔

سوشل میڈیا کے ساتھ منسلک مجاہدین کیلئے ہدایات!

زیادہ انٹرنیٹ استعمال کرنا عبث اور ذکر اللہ جیسے عظیم عمل میں حائل ہے:

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ • (المؤمنون: ١١٥)

ترجمہ: تو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو (یوں ہی) بیکار پیدا کیا اور یہ کہ تم ہمارے حضور میں لوٹا کر نہ لائے جاؤ گے؟۔

عبث کام کرنا مؤمنین کی صفات میں سے نہیں ہے:

قد أفلح المؤمنون • الذين هم في صلاتهم خاشعون • والذين هم عن اللغو معرضون •

ترجمہ: تحقیق کے ساتھ ایمان والے کامیاب ہیں۔ جو اپنی نمازوں میں (اللہ کی طرف) متوجہ ہیں۔ اور جو فضول کاموں سے اعراض کرنے والے ہیں۔

سوشل میڈیا پر دین کی زیادہ سے زیادہ نشر واشاعت کریں:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورۃ العمران: ١١٠)

ترجمہ: تم (امت محمدیہ) بہترین امت ہو، جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر اہل کتاب (بھی) ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر تھا، ان میں کچھ مسلمان ہیں اور ان کی اکثریت نافرمان ہیں۔

فاسق لوگ، اعلیٰ عہدے

ملنگ داوڑ

ابو جان ایک قصہ سنایا کرتے ہیں کہ
کسی قبرستان میں ایک شخص نے رات کے وقت بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا، بادشاہِ وقت ایک نیک صفت شخص تھا اسکے خواب میں ایک سفید پوش آدمی آیا اور اسے کہا کہ فلاں مقام پر فلاں شخص اس گناہ کا مرتکب ہوا ہے اور اسے حکم دیا کہ اس "زانی" کو فوراً شاہی دربار میں لا کر اسے مشیر خاص کے عہدے پر مقرر کیا جائے۔ بادشاہ نے وجہ جاننی چاہی تو فوراً خواب ٹوٹ گیا، وہ سوچ میں پڑ گیا۔
بہر حال... سپاہی روانہ ہوئے اور جائے وقوعہ پر پہنچے، وہ شخص وہیں موجود تھا۔ سپاہیوں کو دیکھ کر وہ بوکھلا گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ اسکی موت کا وقت آن پہنچا ہے۔

اسے بادشاہ کے سامنے حاضر کیا گیا، بادشاہ نے اسے اسکا گناہ سنایا اور کہا کہ آج سے تم میرے مشیر خاص ہو، دوسری رات بادشاہ کو پھر خواب آیا۔ تو بادشاہ نے فوراً اس سفید پوش سے اس کی وجہ پوچھی کہ ایک زانی کیساتھ ایسا کیوں کرنے کا کہا آپ نے؟۔ سفید پوش نے کہا: اللہ کو اس کا گناہ سخت ناپسند آیا، چونکہ اسکی موت کا وقت نہیں آیا تھا اسی لیے تم سے کہا گیا کہ اسے مشیر بنالو، تاکہ وہ عیش میں پڑ جائے اور کبھی اپنے گناہ پر نادم ہو کر معافی نامانگ سکے، کیونکہ اس کی سزا آخرت میں طے کر دی گئی ہے۔
مرتے دم تک وہ عیش میں غرق رہے گا، اور بلکہ خوش بھی ہو گا کہ جس گناہ پر اسے سزا دی جانے چاہیے تھی اس گناہ پر اسے اعلیٰ عہدہ مل گیا، سو اسے گمراہی میں رکھنا مقصد تھا۔

ابو اٹھے میرے سر پہ ہاتھ رکھا اور کہا بیٹا، جب گناہوں پر آسانی ملنے لگے تو سمجھ لینا آخرت خراب ہو گئی ہے اور توبہ کے دروازے بند کر دیے گئے تم پر۔ میں یہ سن کر حیران رہ گیا، اپنے گریباں میں اور آس پاس نگاہ دوڑائی تو پاکستان پر مسلط موجودہ حکمران اس کی بہتر مثال نظر آئی۔

کیا آج ایسا نہیں ہے؟
پاکستان پر مسلط سیاسی اور عسکری قیادت کا اللہ کے نازل کردہ قانون سے بغاوت کرنا، کفار کا اتحادی بننا اور اس فعل پر فخر کرنا، ڈالر کیلئے مسلمانوں کا قتل کرنا، شراب نوشی، زنا، رشوت، جھوٹ، دھوکہ، ملک اور اپنے عوام سے غداری کرنا، کون کونسے گناہ اور فسق سے خالی ہے۔
بے شک اللہ تعالیٰ ان فاسق اور فاجر لوگوں سے سخت ناراض اور شدید غصے میں ہیں اس لئے تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اعلیٰ عہدوں پر بٹھایا ہے تاکہ عیش و عشرت میں ڈوبے ان فاسقوں کو اپنے گناہوں پر نادم ہو کر معافی کی فرصت نہ مل سکے۔ بیشک اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔

سوشل میڈیا کے ساتھ منسلک مجاہدین کیلئے ہدایات!

جہاد پر ابھارنے والی نشریات کو مسلسل جاری رکھیں:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ
(الانفال: ٦٥)
اے نبی! مؤمنوں کو قتال پر ابھاریئے۔

ہمیں اللہ رب العزت نے انتہائی اچھا ماحول فراہم کیا ہے کہ کسی بھی جگہ جہاں ہمارا انٹرنیٹ چل رہا ہو، وہاں سے جہاد کیلئے دعوت دے سکتے اور مجاہدین کی صفات اور ان کے دشمنوں کے بارے میں حقائق بیان کر سکتے ہیں۔

ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟

عبد الرحمان بھائی

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ امت مسلمہ مغربی نظریاتی یلغار کی وجہ سے ایک ایسی حد تک پہنچ چکی ہے جس میں کم از کم ۸۰ فیصد برائے نام مسلمان فکری ارتداد میں مبتلاء ہیں۔ یہ کوئی مبالغہ آرائی نہیں بلکہ آپ اپنے ارد گرد ماحول میں کسی مسلمان سے اسلامی احکامات کے بارے میں پوچھ لیں آپ پر یہ بات بلکل واضح ہو جائے گی۔

صرف عوام نہیں بلکہ اگر ہم اخص الخواص طبقہ یعنی علماء کرام اور طلباء کے طبقہ میں کسی طالب علم سے پوچھ لیں کہ آپ کے علم حاصل کرنے کا مقصد کیا ہے؟ تو ننانوے فیصد آپ کو یہی جواب دیں گے کہ بھئی فراغت کے بعد یا تو دنیوی کام میں مصروف ہوں گا اور اگر وہ تھوڑا بہت دین دار ہو تو وہ مسجد میں امام یا مدرسے میں مدرس یا اپنی مذہبی تنظیم میں خطابت کا ارادہ ظاہر کریگا۔ اگر چہ یہ شعبے اسلام اور اسلامی نظام کی تبلیغ کے مراکز ہیں لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اس (خطابت و امامت وغیرہ) سے آگے اس کے پاس اسلام کے بارے میں نہ کوئی سوچ ہو گی، نہ کوئی منصوبہ۔

ہمیں غیروں کے سامنے اس بات پر مقابلہ کرنا چاہئے کہ انہوں نے اپنے تحریف شدہ مذہب اور دیگر خرافات کو ہمارے گھروں تک کچھ ایسے منصوبوں کے ساتھ پہنچایا کہ ہماری عوام تو کیا، بعض علماء بھی ان کی نظریاتی یلغار سے بچ نہ سکے۔

رپورٹس کے مطابق صرف پشتون اکثریتی علاقوں میں ان کے سینکڑوں ادارے اپنے مذہب کی تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں اور ہماری سینکڑوں تنظیمیں ایک دوسرے کو فروعی اختلاف میں کافر بنانے پر لگی ہوئی ہیں۔

ہمارا مقصد مسلمانوں میں نظریاتی بیداری پیدا کرنا ہے، اگرچہ ہماری استعداد اتنی نہیں ہو گی کہ ہم اپنی آواز اور مشن کو صحیح معنوں میں امت مسلمہ تک پہچائیں، لیکن اگر ہم محنت کریں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ایسے افراد پیدا ہوں گے جو امت مسلمہ کی بیداری کی صحیح ترجمانی کر سکیں گے۔

پاکستان، ایک غیر اسلامی ریاست

ام عبد اللہ

ایک ریاست، جسکا مقصد صرف امریکہ کی چاپلوسی اور اُنہی کی بنائی ہوئی حکمت عملیوں کو بروئے کار لانا ہے۔
یہی پاکستانی غیر اسلامی، جمہوری، ڈالر پسند امریکی غلام ریاست کا منہج و مطمع نظر ہے۔

دوسرا مسئلہ عوام کی کثرت کے جاہل ہونے کا، عوام کی اکثریت نبوی علوم سے لاعلم ہے یا اس طرح کہیں تو زیادہ بہتر ہوگا کہ ڈالر پسند ریاست ایسا تعلیمی نظام لمٹ کرتی ہے کہ جس سے نہ تو دنیا کا کوئی فائدہ عوام کو حاصل ہوتا ہے اور نہ آخرت کا کچھ حصول۔ یہ غیر اسلامی جمہوری ریاست صرف اور صرف اسٹبلیشمنٹ، ججز، فوج، اور ڈالر پسند جرنیلوں کی حفاظت کی علمبردار ہے۔ باقی عوام کو کیڑے مکوڑوں کی طرح سمجھا جاتا ہے اور ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کو انجام دینے کیلئے پاکستانی ڈالر پسند فوج اپنے ہی ملک کی غریب عوام و اسلام پسند طبقے کو نشانہ بناتی آئی ہے اور نشانہ بنا رہی ہے۔

عوام سے ایک گزارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ علم نبوی کو سیکھیں تاکہ جہالت کے بادل چھٹ جائیں اور اللہ کی مدد و نصرت کیساتھ ہم اپنے نظام اسلام کی آبیاری اور نمو کیلئے علمی و عسکری کوشش کر سکیں۔ انسانی فطرت ہے کہ وہ اپنے علم کے مطابق رد عمل دیتا ہے، جتنی زیادہ علم پر گرفت ہوگی اُتنا ہی عمل کرنا آسان لگے گا۔ ان شاء اللہ۔

پاکستان کی ڈالر پسند ریاست و فوج کی پسپائی مجاہدین کے ہاتھوں یقینی ہے، اور وہ دن دور نہیں جب نبی مہربان محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام پاکستان میں مجاہدین ہی کے ہاتھوں ترقی پائے گا۔ مگر اس کیلئے عام عوام کا اُن لوگوں کیساتھ تعاون و معاونت بہت اہم ہے جو لوگ اس وقت علمی جہاد میں سینہ سپر ہیں۔ اس اہم کام کی ساری ذمہ داری عام عوام پر ہے کہ وہ اپنے نظریہ کے ذریعے، قلم کے ذریعے اور مال کے ذریعے، مجاہدین کی مدد و نصرت فرمائیں۔ وفقکم اللہ۔

رواں سال (۲۰۲۳ء) ماہ جنوری (جمادی الثانیہ - رجب المرجب) میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

گزشتہ ماہ تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے کُل ۴۶ حملے کیے، جن میں ۱۰۷ فوجی، پولیس، سی ٹی ڈی، ایف سی اور خفیہ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے، جبکہ پانچ عدد پولیس موبائلز، دو عدد فوجی گاڑیاں، ایک عدد جاسوسی کیمرہ اور ایک سی ٹی ڈی مرکز تخریب کا نشانہ بنا۔ اور سات عدد کلاشنکوف، ایک عدد جی تھری گن اور ایک عدد پستول مجاہدین کے ہاتھ لگا۔ الحمد للہ۔

کارروائیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

یکم جنوری/ ۲۰۲۳ء

(ولایت پشاور) کے ضلع چارسدہ کے تھانہ عمرزئی کی حدود میں جاڑہ کورونہ کے علاقے میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے مزمل شاہ نامی پولیس اہلکار کو قتل کر دیا۔

یکم جنوری/ ۲۰۲۳ء

(ولایت بنوں) کے ضلع لکی مروت کے علاقے شہباز خیل میں پولیس چوکی پر لیزر گن کے ذریعے تحسین اللہ نامی پولیس اہلکار قتل ہوا

یکم جنوری/ ۲۰۲۳ء

(ولایت پشاور) کے ضلع پشاور کے تھانہ ریگی کی حدود میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس چوکی پر حملہ کیا، جس میں دو پولیس اہلکار زخمی ہوگئے۔

یکم جنوری/ ۲۰۲۳ء

تحریک طالبان پاکستان کے ٹارگٹ کلر دستے نے صوبہ بلوچستان ضلع پشین میں ایک پولیس اہلکار کو قتل کر دیا۔

یکم جنوری/ ۲۰۲۳ء

تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ضلع قلعہ عبد اللہ کے علاقے میزی اڈہ میں دو ایف سی اہلکاروں کو قتل کر دیا۔

۲/ جنوری/ ۲۰۲۳ء

(ولایت بنوں) کے شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے بلنکی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گھات لگا کر تین گاڑیوں پر مشتمل فوجی قافلے پر جس میں افسران بھی تھے، حملہ کیا، جس میں ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۴/ جنوری/ ۲۰۲۳ء

(ولایت ڈی آئی خان) کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گھات لگا کر پولیس وین پر حملہ کیا، جس میں کم از کم ایک پولیس اہلکار زخمی ہوا۔

۴/ جنوری/ ۲۰۲۳ء

صوبہ پنجاب کے ضلع خانیوال کے پیر ووال بسم اللہ ہائی وے پر تحریک طالبان پاکستان کے ایک خفیہ دستے نے آئی ایس آئی کے ڈپٹی ڈائریکٹر ملتان نوید صادق کو ساتھی انسپکٹر ناصر بٹ کو نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا۔

۴/ جنوری/ ۲۰۲۳ء

بلوچستان کے ضلع سوراب میں تحریک طالبان پاکستان کے ٹارگٹ کلرز مجاہدین نے ناپاک فوج کے زیر اثر خفیہ ایجنسی (ایم آئی) کیلئے کام کرنے والے ڈیتھ اسکواڈ کے ۲ کارندے میر محمد وارث اور الطاف حسین کو سوراب بازار میں حملے کا نشانہ بنایا جس سے دونوں اہلکار شدید زخمی ہوئے۔

۵/ جنوری/ ۲۰۲۳ء

(ولایت ڈی آئی خان) کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے تھانہ درابن کی حدود میں موسیٰ زئی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گھات لگا کر پولیس پر حملہ کیا، جس میں آٹھ پولیس اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے اور ان کی ایک گاڑی تخریب کا نشانہ بنی۔

روواں سال (۲۰۲۳ء) ماہ جنوری (جمادی الثانیہ - رجب المرجب) میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

۶/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت بنوں) کے ضلع لکی مروت کے علاقے پہاڑ خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے گھات لگائے مجاہدین نے حملہ کر کے یونس خان اور عصمت اللہ نامی دو اہلکاروں کو قتل اور ایک کلاشنکوف بطور غنیمت حاصل کیا۔

۶/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت بنوں) کے شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام میں ایف سی پوسٹ پر حملہ کر کے تین ایف سی اہلکاروں کو زخمی کیا اور ان کا ایک جاسوسی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنایا۔

۶/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت ڈی آئی خان) کے جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے لٹکہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی اہلکاروں پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس میں پانچ اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے

۷/جنوری/۲۰۲۳ء

۲۱ دسمبر کو معرکہ بنوں میں زخمی ہونے والے ایس ایس جی کا ایک اور کمانڈو نائب صوبیدار ظفریاب راؤ بھی ہلاک ہوگیا۔

۸/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت بنوں) کے شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے شامیلین میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے دو فوجیوں کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں دونوں ہلاک ہوگئے۔

۹/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت ڈی آئی خان) کے ضلع ٹانک کے علاقے پنگ میں مجاہدین اسلام نے پاکستانی فوج کے قافلے پر حملہ کیا، جس میں فوج کو شدید جانی و مالی نقصان پہنچنے کا قوی امکان ہے۔

۹/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت ڈی آئی خان) کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے یارک تھانے پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے حملہ کر کے ایک پولیس اہلکار کو ہلاک اور ایک کو زخمی کر دیا۔

۱۱/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت پشاور) کے ضلع پشاور کے جی ٹی روڈ پر قائم ترناب فارم پولیس چوکی پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گوریلہ حملہ کیا، جس میں پولیس کو جانی نقصان کے قوی امکانات ہیں۔

۱۲/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت مردان) کے ضلع صوابی کے پنجپیر روڈ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس اہلکار کو گرفتار کر کے اس کا اسلحہ ضبط کیا۔ پولیس نے ڈیوٹی چھوڑنے کا وعدہ بھی کیا۔

۱۲/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت بنوں) شمالی وزیرستان کی تحصیل شوہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کے قلعے میں اس مقام کو ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے نشانہ بنایا، جہاں کرنل اور دیگر افسران کے دفاتر تھے، حملے میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۱۲/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت ڈی آئی خان) کے جنوبی وزیرستان کی تحصیل گومل کے کوٹ اعظم چیک پوسٹ کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایف سی اہلکاروں کی گاڑی کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں گاڑی تباہ اور اس میں سوار اہلکار ہلاک و زخمی ہوگئے

۱۴/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت پشاور) کے ضلع پشاور کے سربند تھانے کی دو چیک پوسٹوں پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گنز سے دو چوکیوں پر حملہ کیا، جس میں ڈی ایس پی سردار حسین سمیت ۱۴ اہلکار ہلاک اوت ۱۳ اہلکار زخمی ہوئے۔ ۲ کلاشنکوف، سات میگزین اور ۷۴ ہزار روپے غنیمت کیے گئے۔

۱۴/جنوری/۲۰۲۳ء

جنوبی پنجاب کے ضلع ڈیرہ غازی خان کی تحصیل تونسہ شریف علاقہ جنگھی

کے مقام پر فوج، سی ٹی ڈی اور پولیس کی مشترکہ چوکی پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا، جس میں دو اہلکار ہلاک ہوئے اور مجاہدین کو غنیمت میں دو کلاشنکوف، ایک جی تھری گن اور دیگر سامان حاصل ہوا۔

۱۴/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت بنوں) کے شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے حسو خیل پل پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوجی چیک پوسٹ پر اسنائپر عملیات میں ایک فوجی کو مار گرایا۔

۱۶/جنوری/۲۰۲۳ء

۶جنوری کو تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے (ولایت ڈی آئی خان) کے جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی میں نیک محمد نامی بظاہر ایف سی اہلکار اور حقیقت میں فوج کے جاسوس کو گرفتار کیا۔ پولیس افسران و دیگر حکام کے ساتھ تبادلے کیلئے مذاکرت کی ناکامی کے بعد اسے قتل کر دیا گیا۔

۱۶/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت بنوں) کے ضلع لکی مروت کے اسسٹنٹ کمشنر کے دفتر کے قریب سے گزرتے پولیس قافلے کو تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے بم دھماکے کا نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں دو اہلکار زخمی ہو گئے۔

۱۷/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت پشاور) کے علاقے میرہ کچوڑی صوبت کلے میں زیر تعمیر پولیس چوکی کے ساتھ پولیس والوں کے خیموں پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فائرنگ کی اور گرنیڈز سے حملہ کیا، جس میں پولیس کو جانی نقصان کے قوی امکانات ہیں۔

۱۸/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت بنوں) کے شمالی وزیرستان کے میر علی بائی پاس پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے لیزر گن کے ذریعے ایک فوجی اہلکار کو قتل کر دیا۔

۱۸/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت بنوں) کے شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ذکر خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا، جس میں دو فوجی ہلاک ہوئے۔

۱۸/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت ڈی آئی خان) کے ضلع ٹانک کے علاقے عمر اڈہ میں ظالم فوج نے نام نہاد امن کمیٹی کے ساتھ ملکر ایک گاؤں پر چھاپہ مار کر عوامی آبادی کو نقصان پہنچایا اور بنات کے ایک مدرسے کو منہدم کیا۔ جوابی حملے میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ایک فوجی کو ہلاک کر دیا۔

۱۹/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت پشاور) کی تحصیل باڑہ کے علاقے شلوبر میں انڈو ڈھنڈ چیک پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے ہینڈ گرنیڈ سے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۱۹/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت بنوں) کے ضلع لکی مروت کے علاقے احسان پور میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے گھات لگا کر پولیس پر حملہ کیا، جس میں پولیس کی تین گاڑیاں تباہ ہوئیں اور اس میں سوار اہلکار ہلاک و زخمی ہو گئے۔

۱۹/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت پشاور) کے خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے تختہ بیگ پولیس چوکی پر تحریک طالبان پاکستان کے ایک استشہادی مجاہد حمزہ رحمہ اللہ نے سی ٹی ڈی کے ایک ایسے مرکز پر کیا جو بظاہر پولیس چوکی تھی مگر یہ سی ٹی ڈی اہلکاروں اور جواسیس کا اہم اڈہ تھا۔ اس حملے میں ایم آئی کا کارندہ منظور شاہ، ۲۰۰۷ء سے مجاہدین کو مطلوب رفیق اور یونس سمیت کم از کم دس اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے اور چوکی مکمل طور پر تخریب کا نشانہ بنی۔

۲۱/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت پشاور) کے ضلع چارسدہ کے علاقے ڈھیری زادہ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس چوکی پر حملہ کیا، جس میں دو ہلاک اور تین اہلکار زخمی ہو گئے اور ۲ عدد کلاشنکوف قبضے میں آئیں۔

۲۲/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت پشاور) کے ضلع پشاور کے علاقے بڈھ بیر کی شیخان چوکی کے انچارج ایس آئی ناصر خان کی گاڑی پر مائن حملہ کیا گیا، جس میں گاڑی مکمل تباہ ہو گئی اور جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

رواں سال (۲۰۲۳ء) ماہ جنوری (جمادی الثانیہ - رجب المرجب) میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

۲۳/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت پشاور) کے خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے غنڈی مند تو کوتی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کے ایک مرکز پر ایف سی اہلکاروں اور فوج نے مشترکہ چھاپہ مارا۔ مجاہدین کی کارروائی میں تین ایف سی اہلکار ہلاک وزخمی ہوگئے۔

۲۳/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت ڈی آئی خان) کی تحصیل درابن میں تحریک طالبان کے ٹارگٹ کلر دستے نے آئی ایس آئی کے اہلکار گل باران کو تھانہ درابن کے نزدیک فائرنگ کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا۔

۲۵/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت ڈی آئی خان) کے جنوبی وزیرستان کی تحصیل جنڈولہ کے علاقہ سور غر میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کے سنائپر شوٹرز نے ایک فوجی اہلکار کو دوران ڈیوٹی ہلاک کر دیا۔

۲۶/جنوری/۲۰۲۳ء

تحریک طالبان پاکستان کے ٹارگٹ کلر دستے نے کوئٹہ میں ایئر پورٹ روڈ پر طور ناصر نامی فوجی اہلکار کو فائرنگ کا نشانہ بنا کر ہلاک کر دیا۔

۲۶/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت پشاور) کے خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ میدان میں شلوبر مشرے چوک کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے نور الحق نامی ایم آئی کے جاسوس کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

۲۷/جنوری/۲۰۲۳ء

کل رات (ولایت بنوں) کے ضلع لکی مروت کے علاقے احمد خیل میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج پر حملہ کیا، جس میں جانی ومالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۷/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت ڈی آئی خان) کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے روڑی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کا فوجی پوسٹ پر حملہ، کم از کم ایک فوجی زخمی ہوا۔

۲۷/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت ڈی آئی خان) کے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کی تحصیل کلاچی کے علاقے روڑی میں فوجی پوسٹ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے حملہ کیا، جس میں ایک فوجی زخمی ہوا۔

۲۷/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت بنوں) کے ضلع لکی مروت کے علاقے سلطان خیل، احسان پور اور پچی کمر کلی پر ناپاک فوج نے چھاپہ مار کر آپریشن کیا، مجاہدین نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے لیفٹننٹ کرنل اور لیفٹننٹ سمیت چھ اہلکاروں موت کے گھاٹ اتار دیا۔

۲۷/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت مردان) کے ضلع صوابی کے یار حسین پولیس اسٹیشن پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے حملہ کیا، جس میں کم از کم ایک پولیس اہلکار زخمی ہوا۔

۲۹/جنوری/۲۰۲۳ء

کل رات تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے (ولایت ڈی آئی خان) کی تحصیل کلاچی کے علاقے لونڑئ میں فوجی پوسٹ پر تعینات ایک اہلکار سنائپر کے ذریعے قتل کر دیا۔

۳۰/جنوری/۲۰۲۳ء

(ولایت مردان) کے ضلع صوابی کے علاقے ہنڈ میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے کم از کم دو پولیس اہلکاروں کو ہلاک وزخمی کیا۔

رواں سال (2023ء) ماہ جنوری (جمادی الثانی ۔ رجب المرجب) میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ

جائے عملیات:

46 کل حملے

مقام	حملے
چارسدہ	2
لکی مروت	6
قلعہ عبداللہ	1
ڈی آئی خان	8
شمالی وزیرستان	7
پشین	1
خانیوال	1
سوراب	1
ٹانک	2
صوابی	3
ڈیرہ غازی خان	1
جنوبی وزیرستان	3
خیبرایجنسی	4
کوئٹہ	1
پشاور	5

دشمن کا جانی نقصان:

ہلاکتیں	49
زخمی	58
کل ہلاک وزخمی	107
گرفتاریاں	02

نوعیت عملیات:

گرنیڈ/بم دھماکے	5
ٹارگٹڈ حملے	9
تعارضی حملے	4
گھات حملے	8
جوابی حملے	4
گوریلہ حملے	8
استشہادی حملے	1
سنائپر/لیزر حملے	7

نقصان اٹھانے والے ادارے:

پولیس/سی ٹی ڈی:	60
فوج:	25
ایف سی:	13
خفیہ:	09

غنائم:



کلاشنکوف	7
جی تھری گن	1
پستول	1

تخریب:

پولیس موبائل	5
فوجی گاڑیاں	2
جاسوسی کیمرہ	1
سی ٹی ڈی مرکز	1



Umar Media Infographic
https://www.umarmedia.me



ملاعمر مجاهد رحمه اللّٰه

خادمِ آقا امیر المومنیں مـلّا عمر
دل میں ہے زندہ امیر المومنیں مـلّا عمر

غم کے ماروں کو مِلا اسلام کے پیغام کا
ترجماں سچا امیر المومنیں مـلّا عمر

زندگی بھر دین کی عظمت کا لہرایا عَلَم
رہنما ایسا امیر المومنیں مـلّا عمر

کردیا منصب کو قربان اِک مہماں کیلئے
دین کو سمجھا امیر المومنیں مُـلّا عمر

دین کو برحق سمجھ کر چل پڑا تو کس لیے
کفر سے دبتا امیر المومنیں مـلّا عمر

ڈھیرے ڈھیرے سرفروشوں کا بَنا اک کارواں
جب چلے تنہا امیر المومنیں ملا عمر

اُس مسلماں کی زیارت تو سعادت ہے مِری
جس نے بھی دیکھا امیر المومنیں مُلّا عمر

سرحدوں کی قید سے آزاد اہلِ دین کا
آپ سے رشتہ امیر المومنیں مُـلّا عمر